بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ + عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۳

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ ۱۹ ظہور ۱۳۶۳ ہش ۱۹ اگست ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۹۰

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

ربوہ ۱۸ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ ۱۴ اگست کو گر گئی تھیں جس کی وجہ سے کمر اور پسلیوں میں ضرب آئی تھی۔ ایکسرے رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ بائیں پسلی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ درد میں کافی شدت ہے بلڈ پریشر بھی ہائی ہو گیا ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو اعلیٰ ہمت اور صدق سے خدا کو ڈھونڈتے ہیں پا لیتے ہیں

سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے

اس سے مراد ایک ایسا پیوند ہے جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی آفت نقصان پہنچا سکے

"اور سب سے پیاری دعا جو عین محل اور موقع سوال کا ہمیں سکھاتی ہے اور فطرت کے روحانی جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے وہ دعا ہے جو خدائے کریم نے اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنی سورۂ فاتحہ میں ہمیں سکھائی ہے ..... اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اور اس پر ثابت قدم کر کے ان لوگوں کی راہ دکھلا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے اور تیرے مورد فضل و کرم ہو گئے ہیں غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ اور ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تجھ تک نہیں پہنچ سکے اور راہ کو بھول گئے۔ آمین اے خدا ایسا ہی کر۔

یہ آیات سمجھا رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات جو دوسرے لفظوں میں فیوض کہلاتے ہیں انہی پر نازل ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کی خدا کی راہ میں قربانی دیکر اور اپنا تمام وجود اس کی راہ میں وقف کر کے اور اس کی رضا میں محو ہو کر پھر اس وجہ سے دعا میں لگے رہتے ہیں کہ تا جو کچھ انسان کو روحانی نعمتوں اور خدا کے قرب اور وصال اور اس کے مکالمات اور مخاطبات میں سے مل سکتا ہے وہ سب انکو ملے اور اس دعا کے ساتھ اپنے تمام قویٰ سے عبادت بجا لاتے ہیں اور گناہ سے پرہیز کرتے، اور آستانۂ الٰہی پر پڑے رہتے ہیں اور جہاں تک ان کے لئے ممکن ہے اپنے تئیں بدی سے بچاتے ہیں اور غضبِ الٰہی کی راہوں سے دور رہتے ہیں۔ سو چونکہ وہ ایک اعلیٰ ہمت اور صدق کے ساتھ خدا کو ڈھونڈتے ہیں۔ اس لئے اس کو پا لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پاک معرفت کے پیالوں سے سیراب کئے جاتے ہیں۔ اس آیت میں جو استقامت کا ذکر فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچا اور کامل فیض روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے۔ بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے کس قدر مشکل ہے آہ! صد آہ!!"

(روحانی خزائن جلد دہم صفحہ ۳۸۱، ۳۸۲)

ربوہ ۱۷ ظہور / اگست / آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔

انہوں نے خطبہ جمعہ میں سورۃ التین میں بیان فرمودہ انسانیت کی دو انتہاؤں کا ذکر کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخالفین کا موازنہ کرتے ہوئے آپ کے اخلاقِ فاضلہ پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ انسانیت کی جن دو متضاد کیفیتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا اکمل ترین منظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں نظر آتا ہے۔ ایک طرف مخالفین تھے جن میں سفلین کی کیفیت کمال کو پہنچی ہوئی تھی، اور اسکے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن میں انسانیت کی ہر خوبی و حسن کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ نے اس ماحول میں انسانی اقدار کا جو شاندار مظاہرہ فرمایا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو انک لعلیٰ خلق عظیم کے مقام پر فائز فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ رہتی دنیا تک اس نمونہ کو قائم رکھنا آپ کے متبعین کی ذمہ داری ہے اسی کیلئے ضروری ہے کہ آپ کے متبعین بھی ابتلاؤ مصائب سے گزریں کیونکہ ابتلاؤں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان مصائب میں اللہ کے بندے محض جوہروں اور استعدادوں کا شاندار مظاہرہ کر سکیں۔ اسی ضمن میں مولانا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے عارف باللہ لوگوں کی دو قسم کی زندگی کا ذکر کیا ایک ابتلا کی زندگی دوسرے فتوحات کی زندگی۔ حضور نے ابتلاؤں کی یہ غرض بیان فرمائی ہے کہ تا مومنوں کا صبر، صدقِ قدم، ہمدردی، استقامت، وفاداری، فتوت شعاری، لوگوں پر ظاہر ہو اور وہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا مصداق ہوں اور انہیں روحانی نعمتوں اور ترقیات سے نوازا جائے۔

اسی طرح سے فتوحات کی زندگی یہ دکھانے کے لیے ہے کہ عفو و درگذر اور رحمت کے اخلاق فاضلہ کا اظہار کیا جائے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دو قسم کے ادوار آئے اور دونوں ادوار میں آپ کے اخلاق فاضلہ اکمل ترین رنگ میں ظاہر ہوئے

- خاکسار کے والد محترم تشویشناک حد پر بیمار ہیں۔ جملہ احباب سے دردمندانہ التماس ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے والد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور مجھے سب فکروں سے آزاد کر کے۔ خدمتِ دین کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ آمین۔

(فضل احمد شاہد۔ رکن شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

- خاکسار کی اہلیہ محترمہ بعض عوارض کی بنا پر آجکل صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ۔ انکی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کریں۔ (نصر اللہ خان۔ ڈی جی خان)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ

۱۹ ظہور ۱۳۶۳ ہش

پیچ در پیچ طبیعت رکھنے والوں کو زبردست انتباہ

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود (اللہ کی سلامتی نازل ہو آپ پر) نے خدائی حکم کے ماتحت ہمارے درمیان از سرِ نو محبت و اخوت قائم کر کے ہمیں باہم بھائی بھائی بنا کے عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اور بڑے شدومد سے یہ امر واضح فرمایا کہ ہمیں دنیا میں غلبۂ حق کے ضمن میں بہت اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دینے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر ہم آپ کے متبع ہونے کے باوجود آپس میں جھگڑنا شروع کر دیں اور اپنی توانائیوں اور اوقات اور دیگر صلاحیتوں کو آپس کے جھگڑوں میں بے مصرف خرچ کرنے لگیں تو ہمارے اندر دین کی راہ میں اہم اور عظیم الشان کام انجام دینے کی اہلیت پنپ نہیں سکے گی اور ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے سے محروم و بے نصیب ہو جائیں گے۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء صـ۲)

سیدنا حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ نئی محبت و اخوت کے مستحکم ہونے کا اس قدر فکر لاحق تھا کہ آپ نے اپنے متبعین کی حیثیت سے ہمیں تعلقات اخوت کو مستحکم کرنے کی خاطر باہمی جھگڑوں، بغض، حسد، کینہ پروری اور ایک دوسرے کی دل شکنی و دل آزاری اور غیظ و غضب سے مجتنب رہنے کی بار بار اور بتکرار نصیحت فرمائی اور خبردار فرمایا کہ جو لوگ اپنی جھگڑالو طبیعت کی وجہ سے تعلقات اخوت میں رخنہ ڈال کر اسے نقصان پہنچائیں گے وہ آپ اپنا نقصان کریں گے کیونکہ بیعت کرنے اور مبایعین میں نام لکھوانے کے باوجود وہ عند اللہ اس خدائی جماعت کے اراکین شمار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی عہد خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ . . . . . اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔" (کشتی نوح)

سیدنا حضرت اقدس کا یہ ارشاد بھی دوسرے ارشادات کی طرح انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم میں سے کسی احمدی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس پر سرسری نظر ڈال کر آگے گزر جائے اگر توجہ اور غور سے اس کا مطالعہ کیا جائے تو اس کا ایک ایک لفظ دل کو پکڑنے اور روح کو متاثر کرنے والا ہے اور اگر اس کے مالہ وما علیہ کو ذہن میں باہمی تعلقات کی استواری سے متعلق اس کی ہمہ گیر نوعیت اور ایک ایک بات کی باریکی پر گہری نظر ڈالی جائے تو ایک سچے اور حقیقی احمدی کے بدن پر لرزہ طاری ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک آئینہ ہے جس میں ہر احمدی اپنے بزرگوں، عزیزوں، دوستوں، ہمسایوں اور دوسرے تمام دینی بھائیوں کے ساتھ اپنے تعلقات یعنی برتاؤ اور سلوک کا جائزہ لے سکتا ہے کہ وہ کس حد تک پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور آیا وہ خدا کے ساتھ صاف ہے یا نہیں اور خدا کے ساتھ وہی صاف شمار ہوگا جو اس کے بندوں کے ساتھ صاف ہو اور ان کے حقوق اور جذبات و احساسات کا پاس کرنے اور پورا پورا احترام کرنے والا ہو اور جو ایسا ہے وہی اس قابل ہے کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ اس پاک جماعت میں سے شمار ہو۔ ہر وہ شخص جو جھگڑالو طبیعت رکھتا ہے، دوسروں کے ساتھ بات بات پر جھگڑتا اور غیظ و غضب میں آکر تعلقات اخوت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جھگڑے کو جلد تر نمٹانے کے لئے صلح پر آمادہ نہیں ہوتا اور عفو و درگزر کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ عزت اپنے آپ کو اس پاک جماعت میں شامل سمجھتا ہے کیونکہ وہ عند اللہ اس میں شامل نہیں۔

(باقی دیکھیں صـ۶ پر)

فضل سے اُس کے دگرگونِ جہاں ہو جائیگا

جب بھی نافذ حکمِ ربِّ کُن فکاں ہو جائے گا
فضل سے اُس کے دگرگونِ جہاں ہو جائے گا

رنج و غم کی رات اندھیری سر بسر کٹ جائے گی
مہرِ فرقت چرخ پر جلوہ کناں ہو جائے گا

ہے دعاؤں پر ہی اپنی زندگی کا انحصار
بس اسی سے مہرباں ربِّ یگاں ہو جائے گا

دردِ دل سے جو دعا مانگیں وہ ہوتی ہے قبول
خشک صحرا بھی بزنگِ گلستاں ہو جائے گا

گریۂ پیہم ہمارا رنگ لائے گا ضرور
برق سے محفوظ اپنا آشیاں ہو جائے گا

قدرتِ حق سے نہیں ہے بات یہ ہرگز بعید
قطرۂ ناچیز بحرِ بے کراں ہو جائے گا

آ رہا ہے اب دبے پاؤں انوکھا انقلاب
جانبِ کعبہ رُخِ دورِ زماں ہو جائے گا

بالیقیں ہو کر رہے گا پرچمِ باطل نگوں
دَور دورہ حق کا زیرِ آسماں ہو جائے گا

گردشِ دورِ زماں وہ وقت اب لانے کو ہے
فاتحِ مکہ جہاں کا حکمراں ہو جائے گا

عاجزِ عاصی پہ جب ہوگی نگاہِ لطفِ حق
روزِ محشر اُس پہ وا بابِ جناں ہو جائیگا

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی سیرت پاک کے نمایاں اور درخشندہ پہلو

بدی سے نفرت ۔ وقار ۔ شفقت علی النفس

از سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ

ایک پاک دعا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدی اور ظلمت سے سخت متنفر تھے اور آپ کے دل کے ہر گوشہ میں نور ایمان متمکن تھا۔ اس کا ثبوت آپؐ کی ایک دعا ہے جو آپؐ کے دلی جذبات کی مظہر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ آپؐ صبح کی سنتوں کے بعد یہ دعا مانگتے .....

ترجمہ یعنی اے اللہ میرے دل کو نور سے بھر دے اور میری دائیں طرف بھی نور کر دے اور بائیں طرف بھی۔ اور میرے اوپر بھی نور کر دے اور نیچے بھی نور کر دے۔ اور نور کو میرے آگے بھی کر دے اور پیچھے بھی کر دے۔ میرے لئے نور ہی نور کر دے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سننے کا اتفاق مجھے اس طرح ہوا کہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک دن سویا جو رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں اور میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس طرح دعا مانگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔ پس یہ دعا ایسے خلوت کے وقت کی ہے کہ جس وقت انسان اپنے خدا سے آزادی کے ساتھ اپنا حال دل عرض کرتا ہے اور اگرچہ خدا تعالےٰ پہلے ہی سے انسان کے خفیہ سے خفیہ خیالات کو جانتا ہے پھر بھی چونکہ فطرت انسانی اسے عرض حال پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے بہتر سے بہتر وقت جس وقت انسان کی حقیقی خواہشات کا علم ہو سکتا ہے۔ وہ وقت ہے کہ جب وہ سب دنیا سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں اپنے رب سے عاجزانہ التجا کرتا ہے کہ میری فلاں فلاں خواہش کو پورا کر دیں یا فلاں فلاں انعام مجھ پر فرما دیں

غرض کہ یہ دعا ایسے وقت کی ہے جبکہ خدا تعالےٰ کے سوا آپؐ کا محرم راز اور کوئی نہ تھا اور صرف ایک نابالغ بچہ اس وقت پاس تھا اور وہ بھی اپنے آپ کو علیحدہ رکھ کر چپکے چپکے آپ کے اعمال و حرکات کا معائنہ کر رہا تھا۔ اب اس دعا پر نظر ڈالو کہ یہ کس طرح آپؐ کے تقویٰ اور طہارت پر روشنی ڈالتی ہے میں بتا چکا ہوں کہ آپؐ ہر قسم کی بدکلامی و بدگوئی، بد اخلاقی اور بد اعمالی سے پاک تھے اور یہی نہیں کہ پاک تھے بلکہ آپؐ کو بدی سے سخت نفرت اور نور اور نیکی اور تقویٰ سے پیار تھا اور یہی انسانی کمال کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ہے یعنی وہ بدی سے بچے اور تقویٰ کی زندگی بسر کرے۔ ظلمت سے متنفر ہو اور نور سے محبت رکھے۔ مگر اس حدیث سے پچھلی حدیث پر اور بھی روشنی پڑ جاتی ہے کیونکہ پچھلی حدیث سے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ آپؐ بدی سے متنفر تھے مگر اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فعل بالارادہ تھا عادتاً یا فطرتاً نہ تھا۔ اور یہ اور بھی کمال پر دلالت کرتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے کام انسان عادتاً کرتا ہے یا فطرتاً بعض کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے اور بعض سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ دنیا میں دیکھے جاتے ہیں کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے یا چوری نہیں کرتے اور ان کے جھوٹ سے بچنے یا چوری نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ وہ جھوٹ سے دل میں سخت متنفر ہیں۔ یا چوری کو برا جانتے ہیں بلکہ ان کا یہ کام صرف ان کی نیک فطرت کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ صرف عادت کے نہ ہونے کی وجہ سے ان بدیوں سے بچتے ہیں۔ اگر ان کی عادت انہیں ڈال دی جائے تو وہ ان افعال کے مرتکب بھی ہو جائیں۔ ایسا ہی بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ کسی نہ کسی وجہ سے رحم مادر سے ہی ان کے غصہ یا غضب کی صفت میں ضعف آ چکا ہوتا ہے اور وہ باوجود سخت سے سخت اسباب طیش انگیز کے کبھی اظہار غضب نہیں کرتے بلکہ ان کا دل غیرت و حیا کے جذبات سے بالکل خالی ہو چکا ہوتا ہے یہ لوگ اگرچہ نرم دل کہلائیں گے لیکن ان کا غضب سے بچنا ان کی صفات حمیدہ میں سے نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ یہ ان کا کمال نہیں بلکہ قدرت نے ہی انہیں ان جوشوں سے مبرا رکھا ہے۔ لیکن ایک ایسا انسان جو غضب سے صرف اس وجہ سے بچتا ہے کہ وہ اسے برا جانتا ہے اور رحم سے محبت رکھتا ہے اور باوجود اس کے کہ اسے طیش دلایا جائے اپنے جوشوں کو قابو میں رکھتا ہے وہ تعریف کے لائق ہے اور پھر وہ شخص اور بھی قابل قدر ہے کہ جس کے افعال اس سے بالارادہ سرزد ہوتے ہیں نہ خود بخود۔

رسول کریمؐ کا اپنے لئے اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگنا کہ یا اللہ مجھے ظلمت سے بچا کر نور کی طرف لے جا اور بدی سے مجھے بچا لے ثابت کرتا ہے کہ آپ کا بدکلامی یا بد اخلاقی سے بچنا اس تقویٰ کے ماتحت تھا جس سے آپ کا دل معمور تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپؐ خدا تعالےٰ سے دعا بھی مانگتے تھے ورنہ جو لوگ نیکی کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی فطرت کی وجہ سے بعض گناہوں سے بچے ہوئے ہوتے ہیں وہ ان سے بچنے کی دعا یا خواہش نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کے لئے ان اعمال بد کا کرنا نہ کرنا برابر ہوتا ہے اور ان سے احتراز صرف اس لئے ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش میں ہی کسی نقص کی وجہ سے بعض جذبات میں کمی آ جاتی ہے جن کے استعمال سے خاص خاص بدیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس بات کے ثابت کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اعمال بالارادہ تھے اور اگر کسی کام سے آپ بچتے تھے تو ایسے برا سمجھ کر اس سے بچتے تھے کہ عادتاً۔ اور اگر کوئی کام آپؐ کرتے تھے تو اس لئے کہ آپؐ اسے نیک سمجھتے تھے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ جانتے تھے۔ اب میں اس دعا کی تشریح کرنی چاہتا ہوں تا معلوم ہو کہ آپؐ کے بدی سے تنفر اور نیکی سے عشق کا درجہ کہاں تک بلند تھا۔

انسان جو کرتا ہے اس کی اصل وجہ اس کے دل کی ناپاکی اور عدم طہارت ہوتی ہے۔ اگر دل پاک ہو تو گناہ بہت کم سرزد ہو سکتا ہے کیونکہ پھر جو گناہ ہو گا وہ غلطی سے ہو گا یا ناواقفی سے نہ کہ جان بوجھ کر۔ ہاں جب دل گندہ ہو جائے تو اس کا اثر جو روح پر پڑتا ہے اور وہ قسم قسم کے گناہوں کا ارتکاب شروع کر دیتے ہیں۔ ایک چور بے شک اپنے ہاتھ سے کسی کا مال اٹھاتا ہے لیکن دراصل ہاتھ ایک باطنی حکم کے ماتحت ہو کر کام کر رہا ہے اور اصل باعث وہ دل کی حرص ہے جس نے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ غیر کا مال اٹھا لے۔ اسی طرح اگر ایک جھوٹا جھوٹ بولتا ہے تو گو خلاف واقعہ کلمات اس کی زبان پر ہی جاری ہوتے ہیں۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ زبان نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ دل کے اشارہ پر کام کرتی ہے اور اسے جس طرح اس کا حکم پہنچا اس نے کام کر دیا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب جسم انسانی میں ایک لوتھڑا ہے کہ جب وہ درست ہو جائے سب جسم درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے سب جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار ہو کر سنو کہ وہ دل ہے۔ پس دل کے نیک ہونے سے جوارح سے بھی نیک اعمال ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے خراب ہو جانے سے ہاتھ پاؤں آنکھیں کان اور زبان سب خراب ہو جاتے ہیں۔

اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ سے دعا کی ہے کہ الٰہی میرے دل میں نور بھر دے جب دل میں نور بھرا گیا تو پھر ظلمت کا گذر کیونکر ہو سکتا ہے اور گناہ ظلمت سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

جس طرح گناہ دل سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح دل کو خراب کرنے کے لئے کوئی بیرونی سامان ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے دل اپنی اصل حالت سے نکل جاتا ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دل میں نور بھرنے کی درخواست کے بعد دعا فرمائی کہ جن ذریعوں سے قلب انسانی بیرونی اشیاء سے متاثر ہوتا ہے ان میں بھی نور ہی بھر دے یعنی آنکھوں اور کانوں کو نورانی کر دے۔ میری آنکھیں کوئی ایسی بات نہ دیکھیں کہ جس کا دل پر خراب اثر پڑے نہ کان وہ باتیں سنے جن سے دل بدی کی طرف مائل ہو۔ پھر اس سے بڑھ کر آپ نے یہ سوچا کہ کان اور آنکھیں بھی تو آخر وہی سنتے اور دیکھتے ہیں جو ان کے اردگرد ہوتا ہے اگر اردگرد ظلمت کے سامان ہی نہ ہوں اور بدی کی تحریک اور میلان پیدا کرنے والے ذرائع ہی مفقود ہوں تو پھر انہوں نے دل پر کیا خراب اثر ڈالنا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی اللھم اجعل عن یمینی نورًا و یساری نورًا وفوقی نورًا و تحتی نورًا و امامی نورًا وخلفی نورًا (بخاری جلد ۲ کتاب الدعوات باب الدعاء اذا تنبہ من اللیل۔) اے اللہ میری بینائی اور شنوائی کو نور سے منور کر کے یہ بھی کر کہ میرے دائیں بائیں، آگے پیچھے، اوپر نیچے جہات ستہ میں نور ہی نور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائے اور جن باتوں سے آنکھوں اور کانوں کے ذریعہ دل پر بُرا اثر پڑتا ہے وہی میرے اردگرد سے فنا ہو کر ان کی بجائے تقویٰ اور طہارت کے پیدا کرنے والے نظارے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیں۔ پھر اس خیال سے کہ پوشیدہ در پوشیدہ ذرائع سے بھی دل ملوث ہوتا ہے۔ فرمایا کہ واجعل لی نوراً میرے لئے نور کے دروازے کھول دے ظلمت سے میرا کچھ تعلق ہی نہ رہے نور ہی نور سے میرا واسطہ ہو۔ اس دعا کو پڑھ کر ہر ایک تعصب سے کورا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدیوں سے کیسے متنفر تھے۔

طہارت النفس شفقت علی النفس

بہت سے انسان اپنی حماقت سے بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان کر لیتے ہیں اور اپنے نزدیک جسے خوبی سمجھتے ہیں وہ دراصل برائی ہوتی ہے اور اس پر عامل ہو کر تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ بہت سے لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو خواہ مخواہ کی مشقت میں ڈال کر تکلیف دیتے ہیں اور اسے فخر سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک ذریعہ جانتے ہیں اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنا کوئی آسان امر نہیں۔ پہلے انسان پوری طرح سے اپنے نفس کو مارے اور اپنے ہر فعل اور قول کو اس کی رضا کے مطابق بنائے۔ اپنی خواہشات کو اس کے لئے قربان کر دے۔ اپنی آرزوؤں کو اس کے منشاء کے مقابلہ میں مٹا دے۔ اپنے ارادوں کو چھوڑ دے۔ اس کی خاطر ہر ایک دکھ اور تکلیف اُٹھانے کو تیار ہو جائے۔ اس کے مقابلہ میں کسی چیز کی خاک عظمت نہ سمجھے اور جس چیز کے قُرب سے اس سے دوری ہو اسے ترک کر دے۔ اپنے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائے تب ہی انسان خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر سکتا ہے اور جب اس کا فضل نازل ہو تو اس کی رحمت کے دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں اور وہ ان اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے جو اس سے پہلے اس کے واہمہ میں بھی نہیں آتے تھے اور یہ حالت انسان کے لئے ایک جنت ہوتی ہے جسے اسی دنیا میں حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انعامات کا ایسے ایسے رنگ میں مطالعہ کرتا ہے کہ عقل حیران ہو جاتی ہے اور جنت کی تعریف ان کشوف پر صادق آتی ہے کہ

مالا عین رأت ولا اذن سمعت

لیکن باوجود اس بات کے پھر بھی نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ مشقت اُٹھانے سے حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سے انسان اپنی عمر کو رائیگاں کر دیتے ہیں اور کسی اعلیٰ درجہ پر نہیں پہنچتے۔ اہل ہنود میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ جو اپنے ہاتھ سکھا دیتے ہیں۔ ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو سردیوں میں پانی میں کھڑے رہتے ہیں اور گرمیوں میں اپنے اردگرد آگ جلا کر اس کے اندر اپنا وقت گذارتے ہیں ایسے بھی ہیں کہ جو سارا دن سورج کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے ہیں اور جدھر سورج پھرتا جائے ان کی نظر اس کے ساتھ پھرتی جاتی ہے۔ پھر ایسے بھی ہیں جو نجاست اور گندگی کھاتے ہیں۔ مُردوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ غرض کہ طرح طرح کی مشقتوں اور تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور ان کا منشاء یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کو پالیں۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ بجائے روحانیت میں ترقی کرنے کے اور گرتے جاتے ہیں۔ مسیحیوں میں بھی ایک جماعت پادریوں کی ہے۔ جو نہانے سے پرہیز کرتی ہے۔ نکاح نہیں کرتی صوف کے کپڑے پہنتی اور بہت اقسام طیبات سے محترز رہتی ہے لیکن اسے وہ نور قلب عطا نہیں ہوتا جس سے سمجھا جائے کہ خدا تعالیٰ انہیں حاصل ہو گیا بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان لوگوں کے اخلاق عام مسیحیوں کی نسبت گرے ہوئے ہوتے ہیں (مومنوں میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو سارا سال روزہ رکھتے ہیں اور ہمیشہ روزہ سے رہتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائمی روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر بعض لوگ طیبات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اپنے نفس کو خواہ مخواہ کی مشقتوں میں ڈالتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کوئی کمال حاصل نہیں ہوتا۔ غرض کہ جس طرح بغیر محنت و کوشش کے خدا تعالیٰ نہیں ملتا اسی طرح اپنے نفس کو بلا فائدہ مشقت میں ڈالنے سے بھی خدا نہیں ملتا بلکہ اُلٹا نقصان پہنچ جاتا ہے۔ میں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ جنہوں نے اوّل اوّل تو شوق سے سخت سے سخت محنت اٹھا کر بعض عبادات کو بجالانا شروع کیا اور اپنے نفس پر وہ بوجھ رکھا جسے وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اور آخر تھک کر ایسے چور ہوئے کہ عبادت تو کجا خدا تعالیٰ کی ہستی سے ہی منکر ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر کوئی خدا ہوتا تو ہماری ان محنتوں کو ضائع کیوں کرتا ہم تو اس کوشش و محنت سے ورد وظائف کرتے رہے لیکن وہاں سے ہمیں کچھ اجر بھی نہیں ملا اور آسمان کے دروازے چھوڑ آسمان کی کوئی کھڑکی بھی ہمارے لئے نہیں کھلی۔ اور جب یہ شکوک ان کے دلوں میں پیدا ہونے شروع ہوئے تو وہ گناہوں پر دلیر ہو گئے اور وعظ و پند کو بناوٹ سمجھ لیا اور خیال کر لیا کہ ہم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں وہ بھی ہماری ہی طرح تھے اور نعوذ باللہ ان کے دل ہماری طرح ہی تاریک تھے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔

ان واقعات سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بے فائدہ مشقت بھی خطرناک ہوتی ہے اور نفس کو ایسے ابتلاؤں میں ڈالنا کہ جو غیر ضروری ہیں بجائے فائدہ کے مُہلک ثابت ہوتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اپنے صحابہؓ کو روکتے تھے کہ وہ اپنے نفوس کو حد سے زیادہ مشقت میں نہ ڈالیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ ایک دوست کے ہاں گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ سارا دن روزہ رکھتا اور رات کو تہجد میں وقت گذارتا ہے۔ اس پر انہوں نے انہیں ڈانٹا جس پر یہ معاملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا آپؐ نے فرمایا اس نے ٹھیک ڈانٹا کیونکہ انسان پر بہت سے حقوق ہیں ان کا پورا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔

خود آنحضرتؐ کا عمل ثابت کرتا ہے کہ آپؐ ہمیشہ احکام الٰہی کے پورا کرنے میں چُست رہتے اور ایسے جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے کہ جوان جوان صحابہؓ آپؐ کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے جیسا کہ میں بالتفصیل آپؐ کی عبادت کے ذکر میں لکھ آیا ہوں لیکن باوجود اس کے آپؐ آسان راہ کو قبول کرتے اور اپنے نفس کو بے فائدہ دکھ نہ دیتے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت تک عبادت کرو جب تک دل ملول نہ ہو جائے حضرت عائشہؓ آپ کے اعمال کی نسبت فرماتی ہیں ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین الا اخذ ایسرھما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ (بخاری جلد ۲ کتاب الحدود باب اقامۃ الحدود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دو باتوں میں اختیار نہیں دیا گیا۔ مگر آپؐ نے اسے قبول کیا جو دونوں میں سے آسان تر تھی بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اور اگر کسی کام میں گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ آپؐ اس سے بچتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ آسان راہ کو اختیار کیا کرتے تھے اور تکلیف میں اپنے آپ کو نہ ڈالتے۔ ایک خیال جو اس حدیث سے پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا آپؐ خدا کے راستہ میں مشقت نہ برداشت کر سکتے تھے (نعوذ باللہ من ذالک) اس کا رد بھی خود حضرت عائشہؓ نے فرما دیا کہ یہ بات اسی وقت تک تھی کہ جہاں دین کا معاملہ نہ ہو۔ اگر کسی موقع پر آسانی اختیار کرنا دین میں نقص پیدا کرتا ہو تو پھر آپ سے زیادہ اس آسانی کا دشمن کوئی نہ ہوتا۔ یہ وہ کمال ہے جس سے آپؐ کی ذات تمام انبیاء پر فضیلت رکھتی ہے کہ وہ اپنے اپنے رنگ میں کامل تھے لیکن آپؐ ہر رنگ میں کامل تھے۔ کوئی پہلو بھی تو انسانی زندگی کا ایسا نہیں جس میں آپؐ دوسروں سے پیچھے ہوں یا ان کے برابر ہوں۔ ہر بات میں کمال ہے اور دوسروں سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور ہر خوبی کو اپنی ذات میں جمع کر لیا ہے۔

بے شک بہت سے لوگ ہیں کہ جو اپنی جان کو آرام میں رکھتے ہیں مگر خدا کو ناراض کرتے ہیں۔ لوگوں کو ناخوش کرتے ہیں۔ بعض خدا کو راضی کرنے کی کوشش میں اپنے نفس کو ایسے مصائب میں ڈالتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا قرب بھی نصیب نہیں ہوتا اور آگے سے بھی گمراہ ہوتے جاتے ہیں مگر میرا پیارا ہادی تو ساری دنیا کے لئے ہادی ہو کر آیا تھا وہ کسی خاص طرز یا مذاق کے لوگوں کا رہبر نہ تھا۔ ہر ملک اور قوم کے آدمی اس کی غلامی میں آئے تھے۔ اس نے اپنے اخلاق کا ایک ایسا بے نوث اور مکمل نمونہ دکھایا ہے کہ کوئی آدمی اس کی غلامی میں آئے ناکام و نامراد نہیں رہتا بلکہ اپنے کامل دلی مقصد اور مدعا کو پا لیتا ہے۔

درحقیقت تعصب کو ایک طرف رکھ کر اگر دیکھا جائے تو آپؐ کی یہ صفت ایک ایسی حکیمانہ صفت تھی کہ اس پر جس قدر غور کی جائے اس کے فوائد زیادہ روشن ہوتے جاتے ہیں ایک ہی نسخہ ہوتا ہے جسے طبیب بھی بتاتا ہے اور ایک بڑھیا بھی بتاتی ہے لیکن وہ طبیب تو حکمت کی بناء پر اُسے تجویز کرتا ہے اور بڑھیا صرف اس وجہ سے کہ اسے یا اس کے کسی رشتہ دار کو کبھی اس سے فائدہ پہنچا تھا۔ یہی فرق روحانیت کے مدارج میں بھی ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرتے ہیں مگر ان کے افعال کی بناء جہالت پر ہوتی ہے اور وہ حکمت سے کام نہیں لیتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاموں کی بناء علم پر تھی۔ آپؐ خوب جانتے تھے کہ کسی چیز سے اپنی طاقت سے زیادہ کام لینے کے یہ معنے ہیں کہ اسے ہمیشہ کے لئے کام سے معطل کر دیا جائے۔ اس لئے آپؐ اپنے قویٰ کو برمحل اور برموقع استعمال کرتے تھے جس کی وجہ سے آپؐ سب مقابلہ کرنے والوں سے آگے نکل گئے اور کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جو آپؐ سے آگے نکلنا تو کجا آپؐ کی برابری بھی کر سکے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

طہارت النفس۔ وقار

وقار ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں عالی حوصلگی، حلم اور بڑائی۔ چونکہ لوگ عام طور پر اس لفظ کو استعمال کرتے ہوئے اس کے معانی سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کے معنے کر دوں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ جب میں وقار کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو اس سے میری مراد کیا ہوتی ہے۔ چونکہ عام طور سے یہ لفظ اُردو میں عزت کے معنی میں استعمال ہونے لگا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بڑے وقار والا ہے اور اس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ بڑی عزت والا ہے یا معزز ہے لیکن دراصل اس لفظ سے گو بڑائی اور عزت کے معنے نکلتے ہیں لیکن اس سے مراد نفس کی بڑائی ہوتی ہے یعنی جس شخص میں چھچھورا پن، کمینگی اور ہلکا پن نہ ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر چڑ نہ جائے۔ لوگوں کی باتیں سن کر ان پر حوصلہ نہ ہار دے مخالف کی باتوں کو ایک حد تک برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اسے صاحب وقار کہیں گے اور جو رذیل لوگوں کی صحبت میں رہتا ہو، چھوٹی چھوٹی باتوں پر چڑ جاتا ہو۔ ذرا ذرا سی تکلیف پر گھبرا جاتا ہو۔ چھوٹے چھوٹے مصائب پر ہمت ہار بیٹھتا ہو وہ صاحب وقار نہیں ہوگا۔ خواہ اس کے پاس کتنی ہی دولت ہو اور کیسے ہی عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہو۔

پس گو وقار کے معنوں میں عظمت اور بڑائی بھی ہے مگر میری اس جگہ وقار سے وہی مراد ہے جو میں نے پہلے بیان کر دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عہدہ اور شان اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی تھی وہ دنیاوی بادشاہوں سے کسی صورت میں کم نہ تھی۔ اور گو آپؐ خود اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے اپنی عظمت کا اظہار نہ کرتے ہوں لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ آپؐ ایک بادشاہ تھے اور تمام عرب آپؐ کے ماتحت ہو گیا تھا اور اگر آپؐ ان سب طریقوں کو اختیار کر لیتے جو اس وقت کے بادشاہوں میں مروج تھے تو دنیاوی نقطۂ خیال سے آپؐ پر کوئی الزام قائم نہیں ہو سکتا تھا اور آپؐ دنیاوی حکومتوں کی نظر میں بالکل حق بجانب ہوتے لیکن آپؐ کی عزت اس بادشاہت کی وجہ سے نہ تھی جو شہروں اور ملکوں پر حکومت کے نام سے مشہور ہے بلکہ دراصل آپؐ کی عزت اس بادشاہت کی وجہ سے ہے جو آپؐ کو اپنے دل پر حاصل تھی جو آپؐ کو دوسرے لوگوں کے دلوں پر حاصل تھی۔ آپؐ نے باوجود بادشاہ ہونے کے اس طریق کو اختیار نہ کیا جس پر بادشاہ چلتے ہیں اور اپنی عظمت کے اظہار کے لئے وہ نمائشیں نہ کیں جو سلطان کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ نبیؐ تھے اور نبیوں کے سردار تھے اور بادشاہ ہو کر جو معاملہ آپؐ نے اتباع سے کیا وہ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ آپؐ کا نفس کیسا پاک تھا اور ہر قسم کے بداثرات سے کیسا منزہ تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلوٰۃ علی وقتھا قال ثم ای قال بر الوالدین قال ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ قال حدثنی بھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتہ لزادنی (بخاری جلد اوّل کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر کون سا عمل۔ فرمایا کہ والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر کون سا عمل ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں کوشش کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریمؐ نے یہ بیان فرمایا اور اگر میں آپؐ سے اور پوچھتا تو آپؐ اور بتاتے۔

بظاہر تو یہ حدیث ایک ظاہر بین کو معمولی معلوم ہوتی ہوگی۔ لیکن غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپؐ کا وقار کیسا تھا کہ صحابہؓ آپؐ سے جس قدر سوال کئے جائیں آپؐ گھبرانے نہ تھے بلکہ جواب دیتے چلے جاتے اور صحابہؓ کو یقین تھا کہ آپؐ ہمیں ڈانٹیں گے نہیں۔ امراء کو ہم دیکھتے ہیں کہ ذرا کسی نے دو دفعہ سوال کیا اور چیں بجبیں ہو گئے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ کسی بادشاہ وقت سے بار بار سوال کرتا جائے اور وہ اسے کچھ نہ کہے بلکہ بادشاہوں اور امراء سے تو ایک دفعہ سوال کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اور وہ سوالات کو پسند ہی نہیں کرتے۔ اور سوال کرنا اپنی شان کے خلاف اور بے ادبی جانتے ہیں اور اگر کوئی ان پر سوال کرے تو اس پر سخت غضب نازل کرتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں ہم رسول کریمؐ کو جانتے ہیں کہ باوجود ایک ملک کے بادشاہ ہونے کے طبیعت میں ایسا وقار ہے کہ ہر ایک چھوٹا بڑا جو دل میں آئے آپؐ سے پوچھتا ہے اور جس قدر چاہے سوال کرتا ہے۔ لیکن آپؐ اس پر بالکل ناراض نہیں ہوتے بلکہ محبت اور پیار سے جواب دیتے ہیں اور اس محبت کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں یقین کر لیتے ہیں کہ ہم جس قدر بھی سوال کرتے جائیں آپؐ ان سے اکتائیں گے نہیں۔ کیونکہ جو حدیث میں اوپر لکھ آیا ہوں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف اس موقع پر آپؐ اعتراضات سے نہ گھبرائے بلکہ آپؐ کی یہ عادت تھی کہ آپؐ دین کے متعلق سوالات سے نہ گھبراتے تھے کیونکہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جتنے سوال آپؐ سے کئے آپؐ نے ان کا جواب دیا۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ لو استزدت لزادنی اگر میں اور سوال کرتا تو آپؐ پھر بھی جواب دیتے۔ اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ آپ جس قدر سوالات بھی کرتے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر ناراض نہ ہوں گے بلکہ ان کا جواب دیتے جائیں گے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عادت یہ نہ ہو کہ آپؐ ہر قسم کے سوالات کا جواب دیتے جائیں۔

دیگر احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ صحابہؓ کے سوالات پر خفا نہ ہوتے تھے بلکہ بڑی خندہ پیشانی سے ان کے جواب دیتے تھے اور یہ آپؐ کے وقار کے اعلیٰ درجہ پر شاہد ہے کیونکہ معمولی طبیعت کا آدمی بار بار سوال پر گھبرا جاتا ہے۔ مگر آپؐ باوجود ایک ملک کے بادشاہ ہونے کے رحمت و شفقت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاتے رہے جو عام انسان تو کجا دیگر انبیاءؑ بھی نہ دکھا سکے۔

اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث بھی ہے جس سے آپؐ کے وقار کا علم ہو سکتا ہے اور گو یہ حدیث میں پہلے بیان کر چکا ہوں کیونکہ اس سے آپؐ کے یقین اور ایمان پر بھی روشنی پڑتی ہے لیکن چونکہ اس حدیث سے آپؐ کے وقار کا حال بھی کھلتا ہے اس لئے اس جگہ بھی بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ سراقہ بن جعشمؓ کہتا ہے کہ جب رسول کریمؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو مجھے اطلاع ملی کہ آپؐ کے لئے اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے مکہ والوں نے انعام مقرر کیا ہے جو ایسے شخص کو دیا جائے گا جو آپؐ کو قتل کر دے یا قید کر لائے۔ اس پر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جا گا اور چاہا کہ جس طرح ہو آپؐ کو گرفتار کر لوں تا اس انعام سے متمتع ہو کر اپنی قوم میں مالدار رئیس بن جاؤں۔ جب میں آپؐ کے قریب پہنچا میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں زمین پر گر پڑا۔ اس پر میں نے اٹھ کر تیروں سے فال نکالنی چاہی کہ آیا یہ کام اچھا ہے یا برا کروں یا نہ کروں اور تیروں میں سے وہ جواب نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا۔ یعنی مجھے آپؐ کا تعاقب نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر پھر بھی میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور آپؐ کے پیچھے بھاگا اور اس قدر نزدیک ہو گیا کہ آپ کی قرأت کی آواز آنے لگی اور میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ بالکل کسی طرف نہ دیکھتے تھے مگر حضرت ابوبکرؓ بار بار ادھر ادھر دیکھتے جاتے تھے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ میں صفت وقار نہایت اعلیٰ درجہ پر تھی اور آپؐ خطرناک سے خطرناک اوقات میں بھی اپنے نفس کی بڑائی کو نہ چھوڑتے تھے۔ اور خواہ آپؐ کو گھر میں بیٹھے ہوئے اپنے شاگردوں سے معاملہ کرنا پڑے جو دین کی جدت کی وجہ سے بار بار سوال کرنے پر مجبور تھے اور خواہ میدان جنگ میں دشمن کے ملک میں خطرناک دشمنوں کے مقابلہ میں آنا پڑے ہر دو صورتوں میں آپؐ اپنے وقار کو ہاتھ سے نہ دیتے۔ اور جس وقت صابر سے صابر اور دلیر سے دلیر انسان چڑچڑاہٹ اور گھبراہٹ کا اظہار کرے اس وقت بھی آپؐ وقار پر قائم رہتے اور تعلیم اور جنگ دو ہی موقعہ ہوتے ہیں جہاں وقار کا امتحان ہوتا ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اسی وجہ سے استادوں کو اپنے اخلاق کے درست کرنے کی کیسی ضرورت رہتی ہے اور جو استاد اس بات سے غافل ہو جائے اور اپنی ذمہ داری کو نہ سمجھے بہت جلد طلباء اس کے اخلاق کو بگاڑ دیتے ہیں یہی حال میدان جنگ میں بہادر سپاہی کا ہوتا ہے۔ جو باوجود جرأت اور بہادری کے بعض اوقات وقار کھو بیٹھتا ہے اور چھچھورا پن اور گھبراہٹ کا اظہار کر بیٹھتا ہے مگر وہ نیکوں کا نیک بہادروں کا بہادر ان سب عیوب سے پاک تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(سیرۃ النبیؐ صفحہ ۶۶ تا صفحہ ۷۵)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم کریم اللہ (مددگار کارکن دفتر جائیداد) کا مورخہ ۲۹/۸ کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں دل کا اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (نعیم اللہ کارکن دارالضیافت ربوہ)

۔۔ خالد رکچھ دنوں سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہے اور والد صاحب کافی عرصہ سے بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ والدہ صاحبہ کو بھی پیٹ کی تکلیف ہے۔ نیز کچھ پریشانیاں لاحق ہیں۔

(خالد محمود نیکرٹی ایریا ربوہ)

اے میرے اہلِ وفا
سُست کبھی گام نہ ہو

ہمارے پیارے آقا کی ایک بہت ہی پیاری نصیحت بھی ہے۔ اس لئے پیارے اطفال بھائیو! آپ پہلے سے بڑھ چڑھ کر دینی کاموں میں حصہ لیں۔ اور نمازیں پڑھیں، تلاوت قرآن کریم کریں اور اپنے اللہ سے بہت پیار کریں۔

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کو معلمین کی ضرورت ہے

ایسے مخلص احمدی جو خدمتِ دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اور وہ بطور معلم وقف جدید جماعتوں میں دینی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور صحت اچھی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہو۔

ایسے تمام احباب مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۱۵ ستمبر تک وقف جدید کو ارسال فرمائیں۔ درخواست آنے پر انٹرویو کی تاریخ سے مطلع کیا جائیگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید ربوہ)

روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

نائیجیریا میں ہمارے ایک دوست کو اپنی کارپٹ فیکٹری کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ قالین ساز۔ ایسا سینئر اور تجربہ کار مکینکس جو مندرجہ ذیل مشینوں پر کام کر سکتا ہو۔

1- ANXINSTER MACHINE

2- VAN DE WILLE MACHINE

۲۔ انجینئر۔ ایسا سینئر انجینئر جو الیکٹریکل / مکینکل کوالیفیکیشن کے علاوہ ٹیکسٹائل اور کارپٹ انڈسٹری کا تجربہ رکھتا ہو اس کا کام مکینکل ایکوپمنٹ اور پلانٹ کی نگرانی ہوگا۔

۳۔ جنرل مینیجر۔ ایک تجربہ کار مکینکل انجینئر جس کے پاس انڈسٹریل انجینئرنگ کی ڈگری ہو اور کارپٹ انڈسٹری اس کی پروڈکشن۔ مارکیٹنگ اور کوالٹی کنٹرول وغیرہ کا تجربہ رکھتا ہو۔

جو احباب قالین سازی کی صنعت سے وابستہ ہوں یا رہ چکے ہوں اور باہر جاکر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ مہربانی کر کے مخاطب کے نام دیتہ کی جگہ چھوڑ کر انگریزی میں ٹائپ کر کے اپنے کوائف۔ تجربہ اور سندات کی فوٹو سٹیٹ نقول معہ تصدیق امیر صاحب مقامی نظارت ہذا کو ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

ٹنڈر کھال قربانی ربوہ

"عید الاضحیٰ قریب آرہی ہے۔ اس موقع پر ربوہ میں ایک ہزار سے زائد قربانیاں کی جاتی ہیں۔ مقامی احباب کے علاوہ باہر کے احباب سے گزارش کی جاتی ہے۔ جو احباب ربوہ کی قربانیوں کا ٹھیکہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنا ٹنڈر مورخہ یکم ستمبر ۸۴ء تک دفتر صدر عمومی ربوہ بند لفافہ سربمہر کر کے بھجوا دیں۔ ہر جانور کا ریٹ ٹنڈر علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جائے گا۔ یعنی گائے۔ بکرا۔ دنبہ وغیرہ شرائط دفتر سے معلوم کریں"۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری رفیقہ حیات محترمہ سلیمہ بیگم بنت مولوی جان محمد صاحب ڈسکوی مرحوم مورخہ ۳ کو بوقت چار بجے صبح بعمر ۷۳½ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ بچوں سے محبت کرنے والی۔ غریب رشتہ داروں اور محلہ داروں کی ہمدرد اور غمگسار صابرہ و شاکرہ اور سلسلہ سے محبت کرنے والی تھیں جنوری ۱۹۷۳ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ بڑے شوق سے بچوں کو قرآن شریف پڑھاتی رہیں۔

تمام احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے

(محمد شفیع نارتھ ناظم آباد کراچی)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

اگر ہم چاہتے ہیں (اور کون احمدی ہے جو یہ نہیں چاہتا) کہ ہم خدا تعالےٰ کی نگاہ میں بھی اس پاک جماعت یعنی جماعت احمدیہ میں شامل قرار پائیں تو ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ جائزہ لے کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ صاف ہے یا نہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کی طبیعت میں کوئی پیچ تو نہیں ہے۔ اگر والدین زندہ ہیں تو وہ ان کا تابع فرمان ہے یا نہیں۔ ہر خاوند اپنی بیوی اور اس کے اقارب کے ساتھ نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت کرتا ہے یا نہیں اور اسی طرح ہر بیوی خاوند اور اس کے اقارب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتی ہے یا نہیں اور یہ کہ وہ ایک دوسرے کی خیانت تو نہیں کرتے، وہ دوسروں کے حقوق غصب تو نہیں کر رہا اور دوسروں پر تہمتیں لگانے کے افعالِ شنیعہ سے اس کا دامن پاک ہے یا نہیں، کہیں وہ ادنیٰ ادنیٰ خیر سے اپنے ہمسائیوں کو محروم تو نہیں کر رہا۔ اگر خدانخواستہ ان میں سے کوئی ایک خرابی بھی اس کے اندر پائی جاتی ہے تو وہ یقیناً پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ ایسے ہر پیچ کو نکال کر دل کا صاف سیدھا اور کھرا ہو جائے تا وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی اس کی اس پاک جماعت میں شامل سمجھا جائے

اگر ہم سب سیدنا حضرت اقدس کے اس زبردست انتباہ کا صحیح معنوں میں اثر قبول کرنے والے بن جائیں تو پھر ہر قسم کے جھگڑوں اور تنازعات کے ختم ہونے میں دیر نہیں لگ سکتی۔ جھگڑوں کا وجود خواہ وہ تعداد میں کتنے ہی تھوڑے ہوں اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ بعض لوگ ایسے ضرور ہیں جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی میں خطرناک کوتاہی کی وجہ سے خدا تعالےٰ سے صاف نہیں ہیں اور جو خدا تعالےٰ سے صاف نہیں ہیں انہیں وہ کیونکر اپنی پاک جماعت میں سے شمار کر سکتا ہے۔ ہم سب کی یہ اولین کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم باہمی تنازعات کو محض للہ ختم کر کے تعلقاتِ اخوت کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں تاکہ ہم اپنے رحمان و رحیم اور ارحم الراحمین خدا کی نگاہ میں اس کی جماعت میں شامل شمار ہوں اور اس کی امان میں آجائیں اور اس کی جناب سے دین کی سربلندی کی راہ میں اہم اور عظیم الشان کام انجام دینے کی توفیق ہمیں ارزانی ہو۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم رفیع منصور باجوہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ خانم بنت محترم چوہدری بشارت احمد صاحب ساکن گورنمنٹ زراعتی فارم ساہیوال کے ساتھ مورخہ ۲۴ ۲/۸۴ کو بیت الاحمدیہ ساہیوال میں مکرم محمد الیاس صاحب منیر مربی سلسلہ نے مبلغ بیس ہزار حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں

چوہدری منصور احمد باجوہ ابن چوہدری غلام سرور صاحب باجوہ چک ۵۵ ایل ۲ ضلع اوکاڑہ

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہدین کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے

پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے دفتر اوّل کے بارے میں فرمایا:۔

"میری خواہش ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ دینِ حق کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں۔ ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندہ دیتی رہیں"

مجاہدین دفتر اوّل کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے مرحومین کے چندہ کو جاری فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی رحمت

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لئے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بُعد اور حرمان کا موجب ہیں ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں۔ جس کا دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انہیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جس کے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہو سکتا انہیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی انہیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا۔ برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں سے جس کا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ نہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ ان کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثرات۔

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۸۰)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

خط و کتابت کرتے وقت
- چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

فون ملز ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ — فیصل آباد

● امپورٹر ● ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

● جاذب نظر ● دیدہ زیب ● ہر گھر کی پسند

آفس

مندر گلی ریل بازار فیصل آباد

ربوہ میں پہلی مرتبہ

پنجاب اور کراچی کی بہترین ملوں کے سستے کپڑے کا ڈپو

شاندار افتتاح ہو چکا ہے۔ ایک نئے عزم کے ساتھ۔ کپڑا بہت ہی کم قیمت پر

نام کپڑا	عرض	قیمت
سلک ساٹن	۴۳"	۱۳ روپے میٹر
پیلس ٹو میو بورومی کراچی		۱۲ "
جیکارڈ پرنٹ کراچی	۴۳"	۱۲/۵۰ "
چاندنی پرنٹ کراچی	۴۳"	۱۴ "
جرسی رضائی پرنٹ	ایک عرض	۱۵ "

کراچی کے مشہور پینٹ دوپٹے بارڈر میں اور ریشمی کٹ پیس بھی۔

نام کپڑا	عرض	قیمت
کوہ نور فیبرون ۵ ہزار	۳۶"	۱۳/۲۵ روپے
فائیو سٹار فیبرون سفید	۳۶"	۱۲ "
S.T.M. کنول سرگودھا	۴۴"	۱۷ "
سمر ٹیکس رومی ملز	۳۵"	۱۸ "
بنزا سوٹنگ	۳۵"	۱۵ "
S.P. کوہ نور لٹھا	۳۶"	۱۱/۹۵ "
کاٹن رضائی	۳۳"	۵ "

کوہ نور K.T.M 4004 قیمت ۱۳/۵۰ روپے

کوئٹہ کلاتھ ہاؤس نزد ریلوے پھاٹک۔ اقصیٰ روڈ

انیس مارکیٹ **ربوہ**

شالوں کی مشہور دوکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور

فون ۳۲۴۴۴۸

سرمہ طفیل ۱ روپے کو دس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- روپے بمعہ ڈبی

مفید معدہ ۶/- ۱۲/-

اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-

حب بواسیر قیمت ۴۸ گولی ۲۸/-

بیوٹی سفوف ۱۵/-

جوشاندہ اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے

جوشاندہ صندلین ۶/۵۰ روپے

اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/- روپے

اکسیر کھانسی و نزلہ سیرپ ۶/۵۰ روپے

ہاضمینا سیرپ ۵/۵۰ روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔

دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی) معرفت کوئٹہ کلاتھ ہاؤس اندرون گلی گولبازار ربوہ

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا

نام اب

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہو چکا ہے

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

۷۱۔ سوئٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی خواہش، ہماری پیشکش

زری شامیانے
خوشنما کینوپی
صوفہ سیٹ / قالین
شامیانے / قناتیں
کرسیاں / کراکری
سامان ڈیکوریشن ہر قسم

نیا سامان
مناسب کرایہ
بہتر خدمت

ہر قسم کا دعوتی سامان
رعایتی کرایہ پر

سادات ٹینٹ سروس
سراج مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ھُوَ النَّاصِرُ

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر ——— اینڈ سنز

ایئرکنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز
فون نمبر
410974
418646
رہائش
418645

★ ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ گلیکسی سنیما اچھرہ لاہور ★ ۱۰۔ شادمان کالونی لاہور
★ ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائٹر: ——— میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اہل ربوہ کیلئے
خصوصی رعایت
A-ONE FURNITURE
NASA ROAD RABWAH
اے ون فرنیچر اقصیٰ روڈ ربوہ
شیشم کی لکڑی سے اعلیٰ قسم اور معیاری فرنیچر آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے
نیز لکڑی کا عمارتی کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

برائے فروخت
احمد نگر سے ملحقہ تقریباً ۲ کنال کا پلاٹ برائے فروخت موجود ہے
ناصر احمد ظفر۔ احمدیہ ریسٹورنٹ کی بازار ربوہ

محکمہ تعلیم سے منظور شدہ
گرین ماڈل سکول دارالعلوم غربی
یکم ستمبر سے کھل رہا ہے
(ہیڈ مسٹریس)

ادریس فش شاپ
مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت
کی مشہور دوکان
رحمت بازار ربوہ پر آرڈر
مُفت کرائیں، بازار سے بارعایت

آیئے ——— آزمائیے
ہر قسم کی گھڑیوں کی مرمت و نئی گھڑیوں کا
مرکز
انصاف واچ ہاؤس ربوہ
چوک یادگار۔ نزد دارالضیافت ربوہ۔
پروپرائٹر: (نعیم احمد ندیم)

جوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولادِ نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر یائیوریا ۶/- ،
تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۴/- ،
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون: ۶۳۴

ہر قسم کا عمارتی شیشہ، فرنشی شیشہ اور آئینہ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے
اشرف گلاس ہاؤس
نیز عمدہ فریمنگ اور شیشہ فٹنگ کے لیے تشریف لائیں
پروپرائٹر
محمد اشرف طاہر: کالج روڈ اقصیٰ چوک ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
ہوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ ——— فون نمبر ۷۳۹۹۷